6962 ـ میت کو غسل دینے والا خود بھی غسل کرے

سوال

کیا میت کو غسل دینے والے کے لیے نماز جنازہ کی ادائیگی سے قبل لباس کی تبدیلی یا غسل کرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اہل علم کے اقوال میں سے صحیح قول یہی ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے، واجب نہیں.

یہ قول ابن عباس، ابن عمر، اور ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہم، اور حسن بصری، ابراہیم نخعی، اور امام شافعی، امام احمد، اسحاق، اور ابوثور ابن منذر، اور اصحاب الرائے رحمہ اللہ تعالی عنہم کا ہے، اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے اسے ہی راجح قرار دیا ہے.

دیکھیں: سنن الترمذی (3 / 318) اور المغنی لابن قدامۃ المقدسی (1 / 134).

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور میت کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے میت کو غسل دیا وہ غسل کرے، اورجس نے اسے اٹھایا وہ وضوء کرے"

ابو داود (2 / 62 ـ 63) سنن ترمذی (2 / 132).... اس کے بعض طرق حسن اور بعض صحیح اور مسلم کی شرط پر ہیں...

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے " التھذیب السنن" میں گیارہ طرق ذکر کرنے کے بعد کہا ہے: یہ سب طرق اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ حدیث محفوظ ہے"

میں کہتا ہوں:

ابن القطان نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور اسی طرح ابن حزم رحمہ اللہ تعالی نے بھی المحلی (1 / 250) اور (2 /

23 ـ 25) اور حافظ رحمہ اللہ تعالی نے " التلخيص" (2 / 134 طبع المنيرية) ميں، اور ان كا كہنا ہے: اس كا كم از كم حال يہ ہے كہ يہ حسن ہو گى.

اور ظاہرى امر وجوب كا فائدہ دے رہا ہے، ليكن ہم دو موقوف حديثوں – جن كا حكم مرفوع جيسا ہے – كى بنا پر اس كے قائل نہيں:

پہلى حديث:

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" تم اپنى ميت كوغسل دو تو اس ميں تم پر غسل نہيں، كيونكہ تمہارى ميت نجس نہيں، تمہارے ليے صرف اتنا ہى كافى ہے كہ اپنے ہاتھ دھو لو"

اسے حاكم نے (1 / 386) اور بيہقى نے (3 / 398) روايت كيا ہے..

پھر ميرے نزديك راجح يہ ہے اور صحيح يہى ہے كہ يہ حديث موقوف ہے، جيسا كہ ميں سلسلة الضعيفة (6304) ميں تحقيق كے ساتھ بيان كيا ہے.

دوسرى حديث:

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما كاقول ہے:

" ہم ميت كو غسل ديا كرتے تو ہم ميں سے كچھ غسل كرتے، اور كچھ غسل نہ كرتے تھے"

اسے دار قطنى (191) اور خطيب نے التاريخ (5 / 424) ميں صحيح سند كے ساتھ روايت كيا ہے، جيسا كہ حافظ رحمہ اللہ تعالى كا كہنا ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ تعالى نے بھى اس كى طرف اشارہ كيا ہے، اور خطيب رحمہ اللہ تعالى نے ان سے روايت كيا ہے كہ انہوں نے اپنے بيٹے كو اس حديث كے لكھنے پر ابھارا. اھـ

ديكھيں: احكام الجنائز للالبانى (71 ـ 72).

اور مستقل فتوى كيمٹى سعودى عرب اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى نے بھى اسے ہى راجح قرار ديا ہے.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (1 / 318) اور الشرح الممتع (1 / 295).

اور رہا مسئلہ لباس تبديل كرنے كا تو سنت نبويہ ميں اس كى كوئى دليل نہيں ملتى، نہ تو يہ واجب ہے، اور نہ ہى

مستحب ہے.

واللہ اعلم .